مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے حسب معمول مسجد اقصیٰ میں درس قرآن دیتے ہیں۔

۲۔ جمعہ کی نماز کے بعد میر قاسم علی صاحب حکیم خلیل احمد صاحب غالباً اور مولوی فضل الدین صاحب بھی دہلی جائینگے۔ وہاں آریوں سے اور غیر احمدی مولویوں سے مباحثہ ہے۔ ہمارے علما ابھی دہلی ہی میں تشریف رکھتے ہیں سنا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بلایا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو افسوس ہے علما دہلی پر کہ ان میں سے کوئی اپنے عقائد کے متعلق بحث کرنیکی جرأت نہیں رکھتا۔

۳۔ بہت سے مہمان دارالامان میں آئے ہیں جنہیں تاریخ تفصیلدار بھی

اخبار احمدیہ

۸ مارچ بعد از نماز ظہر میر قاسم علی صاحب دہلی سے مظفر ومنصور واپس ہوئے۔ دو گھنٹے تک حضور کو وہاں کے حالات سناتے رہے۔ راما تھیٹر جیسے وسیع مکان کا بغیر کرایہ کے چار دن ملنا پھر دہلی جیسی سخت سرزمین میں ہر ایک انتظام اور ہر دینی کام جو انہوں نے کرنا چاہا اس کے اسباب خود مہیا ہوتے جانا اور کسی کا ذرا بھر احسان نہ اٹھانا اور باوجود مخالفت شدیدہ کے کاتبوں اور پریس کا جس وقت چاہیں کاپی لکھ اور چھاپ دینا ملجانا غرض قدم قدم پر نصرت الٰہی کے نزول اور اللہ تعالیٰ کے احسانات بیان کرتے رہے۔ اور بار بار کہتے تھے کہ تیرہ سال دہلی میں رہ کر میں جن باتوں کو محال بلکہ ناممکن سمجھتا تھا۔ وہ آسان اور ممکن ہوگئیں۔ اور یہ محض حضرت فضل عمر کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ دہلی میں چھ روز چھ چھ ہزار اشتہار تقسیم ہوتا رہا اور پھر پروفیسر صاحب (خدا ان کو جزائے خیر دے) کی گھنٹی دہلی کی گلی گلی میں خدا کے مسیح کے نزول کی بشارت پہنچا دی۔ غرض جو لوگ لیکچروں میں نہیں آئے انکو گھر بیٹھے سنا دیا۔ کہ مسیح بن مریم فوت ہو چکے ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں نازل ہو چکے ہیں اور یہ بشارت یہ دعوت ان کے خلیفہ ثانی مصلح موعود سیدنا محمود کی طرف سے ہے آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

قصبہ اکھچولی ضلع میرٹھ احمدیت کی فتح

مولوی حاجی احمد علی صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ ایک مجمع عام میں ہمارے احمدی علما کے سامنے ایک

باہتمام ... عبد الرحیم ... مطبع ... قادیان

بھی آیت حیات مسیح کے بارے نہ پیش کر سکے۔ ایک اشتہار برادر محمد صدیق احمدی متصل عدالت کیمپ میرٹھ نے شائع کیا ہے جس میں دس غیر احمدیوں کی شہادت درج ہے کہ حاجی صاحب موصوف کچھ جواب نہ دے سکے فالحمد للہ رب العالمین ٭

ہمارے وفد کی کارروائی

میانمیر کے دوستوں کی درخواست پر ہمارا وفد ۶ مارچ کی شام کو میانمیر آیا۔ یہاں تین بھائی شتر خانہ میں رہتے ہیں انہوں نے ۱۴۴ روپے دیئے مرزا حسین بیگ صاحب نے یکصد روپیہ۔ منشی فخر الدین صاحب نے للعہ اور مولاداد خانصاحب نے للعہ/۔ آج (۷ مارچ) ۳ بجے کی گاڑی پر امرتسر جاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب میانمیر سے واپس تشریف لیگئے ہیں۔ لاہور کی جماعت نے ڈیڑھ ہزار روپے کے قریب انتظام کیا ہے اس میں زیادہ حصہ زکوٰۃ کا ہے۔ میانمیر میں مولوی سرور شاہ صاحب نے وعظ فرمایا ٭

مصر کی چٹھی

برادر محمد امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اس ملک کی حالت بہت گری ہوئی ہے سب مسلمان کہلاتے ہیں مگر صوم صلوٰۃ کا کوئی بھی پابند نہیں۔ بس جو شراب نہ پئے اسے بڑا پارسا خیال کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے اور کوئی ایسا انسان انہیں پیدا کرے جو اپنی قوت روحانی سے کلمہ حق کی طرف کھینچ لے۔

سکھیکی ضلع گوجرانوالہ

سے محمد رشید صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں متعلقہ جنگ یہاں پر قریب دو چار میں تقسیم کی گئی ہیں سورۃ فاتحہ کا ترجمہ نمونہ کے طور پر ایک صاحب کو دیا گیا جسے دیکھکر بہت خوش ہوا اور پہلا پارہ منگوانے کے لئے فوراً روپے دیدیئے۔ نیز ان کے مکان پر جاکر حضرت مسیح موعود کی صداقت کی پیشگوئیاں قرآن سے سنائیں جن کی انہوں نے تصدیق کی۔ پھر ایک مولوی صاحب سے حضرت کے دعاوی کے متعلق گفتگو ہوئی جس میں انہیں ساکت ہونا پڑا ایک وداور اخیر دن کو قرآن کریم کا ترجمہ دیا گیا جسے دیکھکر وہ بہت خوش ہوئے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

مونگیر سے برادر محمد سعید الحسن صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک غیر احمدی یہاں آیا اور اس نے مجھے کہا کہ آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل جو آپ مرزا صاحب کی صداقت میں پیش کرتے وہ آپ پر کیونکر صادق آسکتی ہے جبکہ وہ آنحضرت سے ہی خاص ہے۔ تو میں نے یہ جواب دیا کہ جو دلیل صادق میں پائی جاتی ہے۔ وہ کاذب میں نہیں ہوتی کیونکہ اگر وہی معیار صداقت اس میں بھی پایا جائے تو وہ بھی صادق ہوگا۔ اس لئے اگر مرزا صاحب جھوٹے ہوتے تو ضرور ۲۳ سال کے اندر اندر ہلاک ہو جاتے چونکہ وہ اتنے عرصہ تک زندہ رہے بنا دہ سچے سمجھے جائینگے۔

ایک ہندو کی درخواست دعا۔ پاکپٹن سے برادر عبد الغنی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میرے ایک ہندو دوست نے لکھا ہے کہ مجھے امسال انٹرنس کا امتحان دینا ہے آپ قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کردیں ٭

برادر نادر خان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ نیڈوالی ضلع کیمل پور میں ایک مولوی صاحب سے بحث کی صورت پیدا ہوگئی۔ مولوی صاحب نے تسلیم کرلیا۔ کہ سما کا لفظ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کے متعلق کہیں نہیں آیا۔ اور نہ وہ مع جسم عنصری آسمان پر گئے ہیں (خدا تعالیٰ مولویوں کو ان حق باتوں کے اقرار کرنے کی توفیق دے آمین) ٭

دعا کی التجا۔ خیبر احمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ اخویم عبد الرحیم خان صاحبزادہ نواب صاحب بٹالے امتحان انٹرنس کیلئے تشریف لیگئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تمام طلباء رفقتہ ہائی کے لئے دعا کے لئے عرض کرتے ہیں حضور نے آپ کو اپنے دست مبارک سے جواب تحریر فرمایا "میں آپکے لئے اور آپکے ساتھیوں کے لئے دعا کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو کامیاب فرماوے" تمام احمدی احباب بھی دعا فرماویں کہ اس سال پچھلے سال سے بھی بہتر نتیجہ نکلے) ٭

پٹیالہ میں تبلیغ

پٹیالہ سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شفاخانہ میں سناتن دھرمی پنڈت ہیں۔ وہ اپنی پرمیشر پرستی اور دینی خوبی کا اکثر اظہار کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن وہ بیان کر رہے تھے کہ ہمارے مذہب میں لوگوں کی تین قسمیں بیان کی ہیں (۱) نفس پرست (۲) ڈرنیوالے (۳) آنند پانیوالے ان تینوں قسموں کے سوا اور کوئی قسم ہو ہی نہیں سکتی۔ اور یہ صرف سناتن دھرم کی ہی خوبی ہے۔ اور کسی مذہب نے اس کو بیان نہیں کیا۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ کہ کسی مذہب نے اس کو بیان نہیں کیا۔ اسلام نے اسے بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اور پھر میں نے نفس امارہ۔ لوامہ۔ اور مطمئنہ کی تشریح بیان کی جس پر وہ خاموش ہوگئے اور پھر کسی دوسرے پہلو پر گفتگو شروع ہوئی۔ اور انہوں نے میرے کسی سوال کے جواب میں گیتا کا یہ فقرہ پڑھا "جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ تب تب۔ الخ"

اس پر میں نے سوال کیا کہ آپ اس مانہ کو کونسا زمانہ مانتے ہیں انہوں نے جواب دیا کلجگ یعنی دھرم کی ہانی کا زمانہ میں نے پوچھا کرشن اوتار کہاں ہیں۔ اس پر وہ خاموش ہوگئے میں نے پھر کہا ہم نے انہیں پالیا۔ پھر کہنے لگے کہ ہم بھی انہیں برا نہیں کہتے میں نے جواب میں کہا برا کہنے کے بھی کئی طریق ہوتے ہیں۔ پٹیالہ سے سات میل پر ایک گاؤں ہے جب میں اور میرے بعض عزیز بغرض تبلیغ اس طرف روانہ ہوئے۔ تو ہم رات کے وقت راستہ بھولکر ایک اور گاؤں میں چلے گئے۔ دو دن اور ایک رات وہاں کے لوگوں کو خوب تبلیغ کی۔ ضرورت ہے کہ کوئی شخص کچھ عرصہ کے لئے وہاں رہے۔ (۳) پٹیالہ میں جلسہ کی بنیاد پڑگئی ہے۔ چار آدمی نئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ایک دو قریب ہیں۔ (۵) سنور میں جاکر بھی میں نے اور شیخ قطب الدین صاحب نے دو دفعہ لیکچر دیئے ہیں۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوتا رہا ہے۔ (۶) ایک شادی کی تقریب کے اللہ تعالیٰ نے تین سو آدمی مرد و عورت مجمع میں تبلیغ کا موقعہ دیا "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" اس نظم کے ایک ایک شعر کا خوب کھول کھول کر مطلب بیان کیا گیا۔ اور تمام بدظنیوں کی جو ملانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پھیلا چھوڑی ہیں۔ دور کرنیکی کوشش کی۔ خطبہ نکاح کے وقت نکاح کی غرض کے ساتھ انسانی فرائض کو بھی بیان کیا ہدایت کے طریقوں اور ہدایت سے انکار کرنیوالوں مثلاً قوم نوح فرعون اور اسکی قوم اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے نہ ماننے والوں پر عذابوں کے آنے کو بیان کیا۔ لوگ نہایت متوجہ اور موثر تھے دوسرے دن کھانے سے قبل خود ہی جمع ہوگئے۔ اور میں نے انہیں اسلام سے واقفیت پیدا کرنے گناہوں اور شرک سے بچنے اور نماز پڑھنے کی تاکید کی۔ اسی طرح پھر ایک وعظ عورتوں میں ہوا۔ حضور دعا فرماویں اللہ تعالیٰ نیک نتائج مترتب فرمائے۔ لڑکے اور لڑکی والوں نے سات روپے چندہ قادیان کیلئے دیا ہے والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۶

اللہ تعالیٰ کی ایک تازہ شہادت مسیح موعود کی نبوت پر

*

نبی کی صداقت کا نشان

منجملہ ان زبردست دلائل کے جو حضرت مسیح موعود کی نبوت صادقہ پر ہم رکھتے ہیں۔ ایک اس آیت کا صادق آنا بھی ہے جو پارہ ۱۷۔ سورہ حج رکوع ۷ میں ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؀ یعنی جب کوئی نبی و رسول آیا تو شیطان نے اسکی تعلیم میں رخنہ ڈالا مگر جو **شیطان** رخنہ ڈالتا ہے اللہ تعالےٰ اسے دُور کر کے اپنی آیات صدق کو محکم کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ القاء شیطان ان لوگوں کے پرکھنے اور فتنہ کا موجب ہو جاتا ہے جن کے دل مریض اور سخت ہیں اور جنکو علم دیا گیا۔ ان کا یقین اسبات پر بڑھتا جاتا ہے کہ یہ تعلیم یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے۔ انکے دل اور بھی خدا کیطرف جھکتے ہیں اور اللہ ایمان والوں کو صراط مستقیم پر چلانے والا اور منزل مقصود پر پہنچانے والا ہے ✤

مسیح موعود خدا کی قدیم سنت کے مطابق نبی ہو کر آیا۔ اسپر خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوئی۔ امن است در مکانِ محبت سرائے ما۔ آپ کو ایک جماعت دیگئی جس کا اتحاد اگلے نبیوں کے صحابہؓ کی نظیر اپنے اندر رکھتا ہے۔ ابن آدم کے دشمن نے جب اسے اپنے مقاصد کے خلاف دیکھا تو اس نے ایک ایسے شخص کو اپنی کوششوں کا آلہ بنایا جس نے قصر امن میں پہلا بم پھینکا۔ اور افسوس ہے کہ اس کے اجزاء کی ترکیب میں مولوی غلام حسن صاحب پشاوری بھی شامل تھے اور ادھر سے شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری۔ نشانہ تو تاک کر مارا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا زبردست ہاتھ دکھایا۔ تاہم امن میں ضرور خلل پڑا۔ اور اس کا اثر ابھی تک کچھ نہ کچھ چلا جاتا ہے۔ کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا کہ ایک نہ ایک بات نئے پیرایہ میں پیش نہ کی جاتی ہو۔ دشمن وار کرتا ہے مگر خدا کے فضل سے خالی جاتا ہے جیسا کہ ثم یحکم اللہ ایٰتہ وارد تنزیل ہے اور یہی ہمارے حق پر ہونے کی ان مٹ نشانی ہے کیونکہ خلیفہ برحق کی صداقت کا نشان بھی یہی فرمایا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔ خوف کا آنا ضروری ہے مگر یہ خوف اس لئے نہیں کہ جماعت تباہ ہو بلکہ اس لئے تا اس کے خلیفہ کی شان دنیا پر ظاہر ہو ✤

تازہ حملہ

دشمن کا تازہ حملہ یہ ہے کہ اس نے ایک ٹریکٹ شائع کیا جسمیں مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کا ایک خط دیا گیا ہے جسمیں مولانا نے ایک فتنہ پرداز تفرقہ انداز حدیث السن کو (جس نے تھوڑا عرصہ ہوا خلیفہ ثانی کے حضور بڑے عجز و نیاز سے معافی کا خط لکھا تھا۔ اور یہ کہ میں آپکی بیعت کرلونگا فی الحال فیصلہ مباحثہ شملہ تک مجھ سے پیغام والوں نے استدعائی ہے کہ خاموش رہوں اس لئے میں رکا ہوا ہوں جسپر تبھی اسی وقت کہدیا تھا کہ ما وجدنا لاکثرھم من عھد (۲) اذا وعد اخلف) جواب دیا کہ حضرت اقدس جزوی و ظلی نبی تھے۔ بس اتنی سی بات پر آسمان سر پر اٹھا لیا ہے کہ دیکھو مسیح موعود نبی نہیں۔ غیر نبی ہیں وہ کچھ بھی نہیں ایک مجدد ہیں ✤ میاں صاحب ایک ضال و مضل اور مشرک ہیں غالی ہیں۔ وغیر ذالک من الھفوات۔ میں تو حیران ہوتا ہوں۔ کہ یہ کونسی نئی بات نکالی ہے جسکی بناء پر اتنا شور ڈالا ہے یہ بات تو تم لوگ پہلے کئی دفعہ پیش کر چکے ہو کہ مولانا سید محمد احسن صاحب حضرت مسیح موعود کو ظلی اور جزوی نبی کہتے ہیں۔ اگر تم یہ عقیدہ ہمارے خلاف سمجھتے ہو تو بتاؤ ہم نے کب کہا ہے کہ حضرت مسیح موعود ظلی نبی نہیں۔ فرق تو ظلی کے معنوں میں ہے سو اسکی تشریح ہمارے خلاف تم لوگ دکھا نہیں سکے ✤

کیا مولانا محمد احسن کے نزدیک بھی جزوی نبی کا وہی مفہوم ہے جو تم سمجھتے ہو۔

باقی رہا یہ امر۔ کہ مولوی صاحب موصوف جزوی نبی کہتے ہیں سو اس کے لئے۔ میں ایک آسان طریق فیصلہ پیش کرتا ہوں سنو اور غور سے سنو! مولوی محمد علی صاحب اپنے تازہ نام ٹریکٹ میں لکھتے ہیں:۔

”میاں صاحب کے حضرت مسیح موعود کی جزوی نبوت سے انکار کرنے اور نبوت کا مسئلہ آپ کی طرف منسوب کرنے کا نتیجہ کیا ہے؟ مسیح موعود کی وحی کو قرآن کے برابر مرتبہ نہیں ملجاتا۔ نہ اسکو نمازوں میں پڑھ سکتے ہیں نہ بجائے قرآن کے اسکی تلاوت کر سکتے ہیں۔ فرق پڑتا ہے تو صرف ایک کہ اگر مسیح موعود نبی کامل ہیں۔ تو کل روئے زمین کے اہل قبلہ کلمہ گو اس دن سے جس دن سے آپنے مسیح موعود کا دعویٰ کیا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتے ہیں اور اگر جزوی نبی ہیں تو کفر کے فتووں کی جڑ کٹتی ہے“

آخری سطور جن پر لکیر ڈالی گئی ہے پھر ایک بار پڑھ لو۔ اس کا نتیجہ یہی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مسیح موعود جس طرح کے جزوی نبی ہیں اس سے کفر کے فتووں کی جڑ کٹتی ہے اور ہم جس طرح کا نبی مانتے ہیں اسے کامل کہو یا مطلق یا ظلی یا جزوی۔ اس سے منکروں کا کافر ہونا لازم آتا ہے۔ اب مولانا محمد احسن کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھو جو اسی تمہاری تازہ شہادت میں چھپے ہیں ✤

”جواب نمبر ۱۔ جن انبیاء کا ذکر بلفظ نبوت خواہ مشرع ہو یا جزوی اور تابع نبی ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ وغیرہ۔ ان کا انکار کرنا کفر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے“

اب بولو اور بتاؤ کہ **جزوی نبی** کا جو مفہوم تمہارے ذہن میں ہے اگر وہی مولانا سید محمد احسن صاحب کے دماغ میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ تم لکھتے ہو۔ **جزوی نبی** ماننے سے کفر کے فتووں کی جڑ کٹتی ہے۔ اور مولانا محمد احسن صاحب فرماتے ہیں کہ جزوی اور تابع کا انکار کفر ہے۔ (اور اغلب تھا کہ تم اس کفر کو اندرونی کفر بنا کر تاویل کرتے اس لئے آپ کھلا کھلا فرماتے ہیں) جو دائرہ

اسلام سے خارج کردیتا ہے۔ بولو اور بتاؤ۔ کہ اگر مولٰنا محمد احسن صاحب فاضل امروہہ اور تمہارا ایک ہی مذہب ہے تو کیا وجہ ہے کہ تم جزوی نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہو اور وہ جزوی نبی اور تابع نبی کے منکر کو خارج از دائرہ اسلام ÷

اصل بات یہ ہے کہ مولٰنا سید محمد احسن صاحب کے زیر نظر توضیح مرام کی عبارت ہے۔ اما النبوۃ الکاملۃ التی حاملۃ لوحی الشریعۃ۔ یعنی نبوت کاملہ جو شریعت والی وحی کی حامل ہوتی ہے وہ بند ہوگئی ہے یعنی اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔ چونکہ اس اصطلاح کے رو سے نبی کامل وہ ہے جو صاحب شریعت ہو اسلئے ہر ایک نبی جسے شریعت نہیں ملی وہ اس اصطلاح کے مقابل میں جزوی نبی ہے پس مولٰنا محمد احسن صاحب حضرت مسیح موعود کو بھی جزوی نبی کہتے ہیں دیگر انبیا کو بھی جو شریعت نہیں لائے۔ جزوی نبی کہتے ہیں۔ اس طور پر حضرت مسیح موعود کو جزوی نبی کہنا۔ آپکی شان کا زائل کرنیوالا نہیں کیونکہ جو نتیجہ ہمارے نبی کامل کہنے کا ہے وہ مولٰنا صاحب کو بھی مسلّم ہے یعنی انکار کرنیوالا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے پس یہ تازہ شہادت تمہارے ڈالے ہوئے فتنہ میں ممد ومعاون نہیں۔ کیونکہ مولٰنا محمد احسن صاحب کے نزدیک جزوی نبی کا اور مفہوم ہے اور تمہارے نزدیک اور۔ اور پھر آپکی تازہ شہادت ہمارے لئے تو وہ ہے جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپکے سامنے سب سے آخری خطبہ جمعہ میں دی ÷

مولٰنا محمد احسن کی تازہ شہادت

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیّن پڑھ کر فرمایا کہ:-

"یبلغون سے جو استقبال کو بھی شامل ہے یہ امر ظاہر ہے کہ وحی والہام کا سلسلہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اور ابلغکم رسٰلٰت ربّی کی بہت سی مثالیں دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالات رسل کے لئے مخصوص ہے۔ پس آنحضرت صلعم کے بعد کسی رسول کا آنا ان کے ختم نبوت کے منافی نہیں ××× مشکوٰۃ میں بھی ایک حدیث ہے کہ ثم تکون الخلافۃ علٰی منہاج النبوۃ جس میں صاف اشارہ ہے کہ **خلیفہ آخری نبی ہوگا۔** پھر اسکے بعد سکوت فرمایا۔ آپنے لقد جاءکم یوسف من قبل ....

حتّٰی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا پڑھ کر یہ سمجھایا کہ اسمیں پیشگوئی تھی کہ امت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کہے گی۔ کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ حالانکہ حق بات وہی ہے جو حضرت عایشہ کا مذہب ہے قولوا انہ خاتم النّبیّن ولا تقولوا انہ لا نبی بعدی (یہ تو کہو کہ وہ خاتم النبیین ہیں مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اسکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا) اور پھر فرمایا کہ قرآن مجید میں ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النّبیّن والصدیقین والشھداء والصالحین اب اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے صدیق شہید اور صالح ہو جانا تو سب جانتے ہیں مگر نبی ہونا[1] کیوں ناممکن جانتے ہیں حالانکہ من النّبیّن اسی آیت میں مذکور ہے"

[1] **نوٹ ضروری۔** دیکھو اگر خاتم النبیین کے بعد جزوی بمعنے ناقص نبی یعنی محدثین ہی کے آپ قائل تھے تو اس کا ترجمہ صدیق سے نہیں پڑھ سکتا پھر یہ کیوں کہا کہ صدیق تو ہو سکتے ہیں نبی کیوں نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی اگر مسیح موعود کو نبی اللہ کہنے سے شریعت کے منسوخ ہونے کا وہم ہو سکتا تھا تو خدا نے اپنی وحی میں کیوں بار بار آپ کو یا ایھا النبی سے خطاب فرمایا۔ یا نبی اللہ کہا اور رسول اللہ نے کیوں آنیوالے مسیح کو نبی کہا اور پھر مولٰنا محمد احسن بھی اپنے خطبات میں کیوں آپ کو رسول و نبی ثابت کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مولٰنا محمد احسن فاضل امروہہ تم لوگوں کے ہمخیال نہیں ÷

دوسری بات۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ میں لکھتے ہیں کہ:-

"تم کل تک (مولٰنا محمد احسن کو) فرشتہ کہتے رہے ہو مجھے معلوم نہیں آج کونسا نام ان کے لئے تجویز کروگے میری آنکھوں کے سامنے عبداللہ بن سلام کا واقعہ پھر رہا ہے کہ کس طرح یہودیوں نے اس کے تقویٰ اسکی عزت کا اعتراف کیا۔ مگر جونہی کلمہ کی آواز اس کے منہ سے نکلی اسے لعنتیں کرنی شروع کردیں میرے ساتھ تو جو سلوک تم نے کیا سو کیا مگر دیکھو اس بزرگ سے یہ گندہ سلوک نہ کرنا"۔

مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ خطاب کن لوگوں سے ہے۔ اگر اپنے رفقاء سے تو بعید از وقت ہے اور خلاف عقل بلکہ خوفناک حماقت ہے کیونکہ یہ رفقاء تو کئی بار ایسی نصائح کی خلاف ورزی کر چکے ہیں۔ یہ بزرگ تو سید المرسلین کے ایک غلام کا ادنیٰ خادم ہے ان نااہلوں نے تو حضرت خاتم النبیین کی شان میں ایسی ایسی گستاخیاں کی ہیں کہ قریب ہے زمین پھٹ جائے۔ آسمان ٹوٹ پڑے پرانی باتیں تو شائد بھول گئے ہو ÷

سید المرسلین کی شان میں گستاخی

ابھی کل انھوں نے محض خلافت ثانیہ کی مخالفت میں یہ لکھدیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کثرت رائے کے تابع تھے ہزار پھٹکار ہے اس عقیدہ پر جو مہبط روح الامین فخر بنی آدم سید ولد آدم خاتم کمالات نبوت وانسانیت کو جسکی شان میں وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی آیا ہے۔ چند غیر مامورون اور اپنے ہی فیض یافتوں (جنکو خود اس نے صراط مستقیم دکھایا) کی آراء کا مطیع قرار دے ÷

مسیح موعود کی شان میں بے ادبی

پھر اپنے مرشد اپنے ہادی اپنے مسیحا کی شان میں جو گند بکا ہے اس سے خدا کی پناہ میں تو ان الفاظ کو زبان پر نہیں لاسکتا۔ اسکی خدا جانے کن کن دعاؤں سے بنائی ہوئی انجمن کے مقابل انجمن مرکز کے مقابل مرکز۔ بنا کر جتا دیا کہ یہ سب انسانی کاروبار تھا دیکھو ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں پھر حسب الہام الٰہی بنا کردہ مقبرہ بہشتی کے مقابل ایک زمین چالبازی سے لیکر اس کا نام مقبرہ بہشتی رکھ دیا اور دکھایا کہ یہ بھی انسانی خیالات کی بناء پر اور لوگوں کی جائدادیں حاصل کرنے کا ایک ڈھنگ تھا۔ اس سے بڑھکر اور حملہ اسکی جناب اقدس پر کیا ہو سکتا ہے ÷

اہلبیت اور موعود فرزند کو گالیاں

پھر اسکے اہلبیت اور تربیت یافتگان آغوش نبوت کے حق میں جو کچھ کہا۔ اس سے پیغام کے موجودہ نمبر بھی لبریز ہیں۔ پھر جسے خدا نے حسن و احسان میں مسیح کا نظیر کہا۔ جسے اولوالعزم فرمایا (اور اس پیشگوئی کو ابھی چند روز ہوئے پچھلے پیغام میں تم مان چکے ہو کہ یہ" اور لڑکے"

کی پیشگوئی (سیدنا) محمودؓ کے حق میں تھی جسکی نسبت تتمہ جولائی میں فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور جس کا حوالہ مولٰنا نورالدین کے نام کے مکتوب میں دیا ہے کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حُسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا یخلق مایشاء) اسے نہایت دریدہ دہنی سے انہی لوگوں نے بلکہ خود یہ نصیحت کرنیوالے نے اسلام کا خطرناک دشمن۔ پوپ۔ ضال۔ مشرک۔ گدی قائم کرنیوالا۔ جاہل۔ نادان۔ بلکہ غضب میں اندھا ہوجانے والا قوم کو گڑھے میں گرانے والا۔ صریح جھوٹ بولنے والا۔ افترا کرنے والا۔ غلط کار۔ قرار دیا*

خلیفہ اول کو یامیوں کا ضدی کہنا

پھر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو مہدی اور خلیفہ برحق مان کر اسے اسلام کا بیخکن۔ سلسلہ کا تباہ کرنیوالا۔ اور ضدی کہا۔ اور یہ تمہارے ہاتھ کے لکھے ہوئے خط کے الفاظ ہیں جسکی نقل بلکہ حسب ضرورت عکس میں پھر کسی وقت بشرط ضرورت دونگا۔ اس وقت عبداللہ بن سلام کا واقعہ کیوں یاد نہ آیا۔ اور کیوں اس گندے سلوک کو پاک سلوک سمجھا*

فاضل امروہی کی ہتک

پھر اسی بزرگ (مولٰنا محمد احسن) کے حق میں جسکی تازہ شہادت کی بناء پر عبداللہ بن سلام کا واقعہ آنکھوں کے سامنے پھرنے لگا ہے ان نا واقعوں نے اُن گستاخوں نے نہایت دریدہ دہنی سے کام لیا اور لکھا کہ سلسلۂ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی نکلا۔ اور یہ کہ بڈھے کی عقل ماری گئی ہے اور یہ کہ لنگر خور وظیفہ خوار جس کے استدلالات پر بچے بھی ہنستے ہیں۔ کیا اسوقت اس ناصح کی آنکھیں اندھی ہوگئی تھیں۔ اور اسوقت عبداللہ بن سلام کا واقعہ سامنے نہ آتا تھا کہ جسے اتقی واعلم مانتے تھے اور جسے فاضل سلسلہ جانتے تھے اسے مذکورہ بالا خطاب دیا۔ یہ گندہ سلوک اسوقت کیوں جائز ہوگیا تھا*

سیدنا محمود کو پاک نفس مان کر پھر ضال کہنا

پھر جب پہلے پہلے الوصیت کے اس فقرہ کے ماتحت "اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں" سیدنا محمودؓ کو ان لوگوں نے بیعت لینے کا مجاز ٹھہرایا اور انھیں جماعت کا بزرگ و پاک نفس مان لیا۔ اور ان کے تقوٰے و عزت کا اعتراف کیا تو کیوں تھوڑے ہی دن کے بعد بلکہ دوسرے ہی روز خود اس ناصح اور اسکے خسر ناکام اور دیگر رفقاء پیغام نے یہودیوں کیطرح لعنتیں شروع کردیں اور گندہ سلوک کیا؟*

کیا حضرت محمودؓ نے مسیح موعود کو نبی کہنا اسکے بعد شروع کیا۔ کیا بانی فتنہ پیغام اور اس کے رفقائے ناکام کو معلوم نہ تھا؟ کہ سیدنا محمودؓ مسیح موعود کو نبی مانتے ہیں اور اس کے منکرین کو اسی گروہ میں شامل کرتے ہیں جس میں دیگر انبیائے عظام کے نہ ماننے والوں کو۔ باوجود یہ علم رکھنے کے پھر آپ کو بزرگ نفس و پاک نفس تسلیم کیا۔ آپکے تقوٰی اور عزت کا اعتراف کیا۔ اور دوسرے روز ہی لعنتیں شروع کردیں اور ایسا گندہ سلوک کیا کہ بدبخت یزید دشمن نے بھی اولاد رسول سے نہیں کیا۔ نہ کسی رافضی نے ابوبکر و عمر سے۔ نہ کسی خارجی نے علی بن ابی طالب سے۔ حیران ہوں کہ اسوقت یہ عبداللہ بن سلام کا واقعہ کیوں آنکھوں کے سامنے نہ پھرا۔ ہے کوئی تم میں سے؟ جو میرے اس مطالبہ کا جواب دے۔ کہ عزت اور تقوٰی کا اعتراف کرکے پھر باوجود عدم تبدیلی معتقدات یہود کیطرح لعنتیں برسانے والے تم ہو یا ہم۔ اور ہے کوئی تم میں سے؟ جو یہ کہے کہ ہم بھی جزوی اور تابع نبی کے منکر کو خارج از دائرہ اسلام کہتے ہیں۔ کوئی نہیں کوئی نہیں*

تتمہ

پس اے میرے دوستو! اے میرے معزز بھائیو! اے میرے بزرگو! اے میرے عزیزو! تم ایسی ایسی تحریروں سے گھبراؤ نہیں۔ ڈگمگاؤ نہیں۔ ثابت قدم رہو۔ طوفان میں چٹان بنجاؤ۔ کہ وہ جنکے دلوں میں مرض ہے وہی فتنے میں پڑتے ہیں۔ جو صدق دل سے ایمان لاچکے ہیں ان کا تو ایسی ایسی باتوں سے اور بھی ایمان پختہ ہوتا ہے جیسا کہ آیت مندرجہ ابتدائے مضمون سے واضح ہے۔ کیا ہم نے مسیح موعود کو کسی خاص احمدی کے کہنے سے مانا ہے ہم نے تو خدا کے کلام خدا کے نشانات اور اسکے خاتم النبیین کی گواہی سے مانا ہے وہ ابد تک زندہ اور زندگی بخش اور داعی الی الحق ہے جبتک وہ لاتبدیل ہے ہمارا عقیدہ بھی نہیں بدل سکتا۔ انشاء اللہ۔ اخیر میں ایک آیت عرض کرتا ہوں۔ اسپر کاربند ہو۔

ولا یغرنکم باللہ الغرور۔ ان الشیطٰن لکم عدو فاتخذوہ عدوا۔ انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر*

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

اسلام کے نام میں مذہب کی غرض

یہ مضمون برادر نذیر احمد خان صاحب نے لکھا ہے جو انٹرنس پاس کر کے اپنے دینی شوق کی وجہ سے مبلغین کالج میں داخل ہوئے اور اب وہاں سے فارغ التحصیل ہوکر الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف میں لے لئے گئے ہیں یہ ان کا پہلا مضمون ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو* (ایڈیٹر)

ظاہر کا اثر باطن پر

ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ یہ ایسی پکی اور مسلم الثبوت بات ہے کہ کسی مذہب کا پیرو خواہ وہ تین کو ایک اور ایک کو تین کہنے والا ہے اور خواہ وہ ہزاروں ہزار نہیں بلکہ کروڑوں کروڑ خداؤں کا پوجاری ہو۔ اور خواہ وہ کسی بے قدرت عاجز اور کمزور خدا کا ماننے والا ہو یا کسی زبردست طاقت اور غالب حکیم علیم ہستی کی عبادت کرنیوالا ہو۔ غرض کسی مذہب کا پیرو ہو۔ اس بات کا انکار نہیں کرسکتا بلکہ اقرار کریگا اور نہ ماننے والوں سے اقرار کرالے گا۔ کہ ظاہر کا اثر باطن پر ہوتا ہے۔ اور اسی ظاہر کے باطن پر اثر ہونے کی وجہ سے ہی ناموں کا اثر مقصدوں پر جاکر پڑتا ہے*

بہادر قوموں کے نام بھی بہادرانہ ہوتے ہیں

تم دُنیا کی تاریخ کو چھان مارو۔ اور اس کے ایک ایک ورق کو اُلٹتے چلے جاؤ۔ کسی بڑے آدمی کا نام جس نے دُنیا میں کوئی کام کرکے دکھایا ہو۔ جس نے دُنیا کو اپنے کارناموں سے محو حیرت کردیا ہو۔ ایسا نہیں پاؤ گے۔ جو کمزوری۔ بزدلی۔ سستی۔ بے ہمتی۔ ذلت اور عجز پر دلالت کرتا ہو۔ اُن لوگوں کے نام تمہیں تاریخ میں ایسے ہی ملینگے۔ جنسے شجاعت۔ شہامت دلیری۔ بہادری۔ استقلال اور رعب ٹپکتا ہو۔ دُنیا کی

مغلوب اور حاکم قوموں کے افراد کے ناموں پر نظر ڈالو۔ ناموں میں ایک بیّن فرق نظر آئے گا۔ غالب قوم کے افراد کے نام ہی اُس کے غالب ہونے پر دلالت کر رہے ہونگے۔ اور مغلوب قوم کے افراد کے ناموں سے ہی اُس قوم کی پستی مترشح ہو رہی ہوگی ❊

ذلیل قوموں کے نام بھی ذلیل

اپنے ملک ہندوستان میں ہی ایسی بہت سی قومیں ہیں۔ جو اسوقت از حد درجے کی ذلیل اور مغلوب ہیں۔ اُن کے افراد کے ناموں کو ہی اگر دیکھو تو نام سے پہچان لوگے کہ یہ شخص فلاں قوم کا ہے۔ مثلاً خاکروب اُن کے نام ہی اُنکی حالت کو ظاہر کرتے ہیں کسی کا نام گھسیٹا ہے اور کسی کا فتو۔ تو انسان نام سُنکر ہی اُسکی قوم کا پتہ لگا لیتا ہے ❊

مسلمانوں کی گذشتہ اور موجودہ حالت ان کے ناموں سے ظاہر ہے

مسلمانوں کو جب یہ قوم عروج پر تھی اور اس قوم کی ہمتیں بلند تھیں اور یہ قوم ترقی کیطرف پرواز کر رہی تھی۔ تو اسوقت کے ناموں میں کسی کا نام جہانگیر نظر آتا ہے کوئی عالمگیر اور کوئی شاہجہان کہلاتا ہے لیکن جسوقت یہ قوم گرتی گرتی گری اور اسکی ہمتیں پست اور ارادے کوتاہ ہوئے۔ پھر اسکے ناموں میں بھی فرق آنا شروع ہوا۔ اب جہانگیر۔ عالمگیر کی بجائے ناظر حسین بگھے اب انھوں نے ناظر بننے کو سب سے بڑا عہدہ تسلیم کر لیا۔ ہاں چونکہ مسلمان ابھی اس حالت کو نہیں پہنچے جس حالت کو ہندوستان کی اور بہت سی اقوام پہنچ چکی ہیں۔ اس لئے ابھی انکے ناموں میں زیادہ فرق بھی نہیں پڑا۔ اور چونکہ مسلمانوں میں اس بات کا اثر باقی ہے کہ اسم کا اثر موسوم کی حالت پر پڑتا ہے اس لئے وہ اپنی اولاد کے نام اپنے بزرگوں کے ناموں پر جو بڑے بڑے ولی اور بزرگ اور نیک مرد ہو گزرے ہیں رکھتے ہیں تاکہ اس نام کا اثر اس موسوم پر پڑے اور یہ بھی نیک اور صالح ہو جائیں۔ غرض نام ایک ایسی چیز ہے کہ وہ اپنے موسوم کی غرض کو بیان کرتا ہے ❊

ہمارے مذہب کے نام ہی سے اسکی غرض ظاہر ہے

مذہب اسلام کا نام اسلام بھی اسی طرح ہے جس طرح دوسرے نام موسوم کی غرض کو ظاہر کرتے ہیں۔ مذہب کی غرض کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلام عربی لفظ ہے اور اس کا مادہ س ل۔ م ہے۔ جس سے سَلَم بمعنے سیڑھی اور سلامت بمعنے سلامتی الفاظ بھی نکلے ہیں۔ ان تینوں لفظوں۔ اسلام سلم۔ سلامت کے معنوں پر یکجائی طور پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ س ل م مادے میں ایسی حفاظت کے معنے پائے جاتے ہیں جو حفاظت کسی طریق سے بھی ہو سکتی ہے۔ چونکہ اسلام س ل۔ م مادے سے نکلا ہے اس لئے جسقدر بھی حفاظت کے طریق ہو سکینگے وہ لفظ اسلام میں پائے جائینگے اگر کوئی حفاظت فرمانبرداری سے ہو سکتی ہے یا عروج سے ہو سکتی ہے یا سلامتی سے ہو سکتی ہے غرض جس طرح بھی ہو سکتی ہے وہ سب لفظ اسلام میں آجاتی ہے۔ اب اس نام اسلام سے مذہب کی غرض پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اسلام فرمانبرداری کے معنے بھی دیگا سلم کے معنے بھی دیگا۔ اور سلامتی کے معنے بھی دے گا۔ تو پس اسلام دُنیا میں مذہب کی غرض کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ مذہب انسان میں فرمانبرداری پیدا کرتا ہے صلح اور آشتی اور امن قائم کرتا ہے اور یہ انسان کو بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہمارے مذہب کا نام اسلام رکھ کر ہی مذہب کی غرض کو بتلا دیا۔ اس لئے تو فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا وہی مذہب جو مذہب اختیار کرنیکی غرض کو پورا کرتا ہے۔ پس دُنیا میں ایک ہی مذہب ہے۔ اور وہ اسلام ہے کہ جس کا نام لیتے ہی مذہب کی غرض ہمارے ذہن میں آجاتی ہے کہ کس لئے ہم نے مذہب اختیار کرنا ہے دُنیا میں اور کوئی مذہب نہیں۔ اور کسی مذہب کو یہ فخر حاصل نہیں کہ اس کا نام لیتے ہی مذہب کی غرض ہمارے ذہن میں آجائے۔ یہ خصوصیت اسلام میں ہی ہے اور کسی کو نصیب نہیں ❊

خلیفہ ثانی کن الفاظ میں بیعت لیتے ہیں

وہ فارم جو غیر احمدیوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کیلئے چھپے ہیں انکے اس فقرہ کی بنا پر کہ آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں پیغام اعتراض کرتا ہے کہ جو احمدی بیعت کرتے ہیں کیا وہ غیر احمدی ہوتے ہیں جواباً واضح ہو کہ تم بیعت کر کے دیکھ لو کسی احمدی سے یہ الفاظ نہیں کہلائے جاتے۔ رجماً بالغیب بات کرنا شیوہ مومنانہ نہیں پھر ایک نہایت ناپاک فقرہ لکھا ہے کہ مرزا محمود احمد کبھی احمدی ہی نہ تھا۔ او بدبخت اپنے امیر اور اسکے خاص رفقاء سے پوچھ کہ کیا صدر انجمن احمدیہ کا ممبر حضرت مسیح موعود نے ایک غیر احمدی کو بنا دیا تھا؟ پھر کیا صدر انجمن کا میر مجلس غیر احمدی تھا؟ جسکے زیر صدارت تمہارے اجلاس ہوتے رہے پھر تمہارا امیر ایک غیر احمدی کے پیچھے اتنے سال جمعہ ادا کرتا رہا۔ پھر جب تم سب لوگوں نے اسے بزرگ و پاک نفس تسلیم کر کے مجاز بیعت ٹھہرایا تھا تو کیا غیر احمدی کو بنایا تھا۔ پھر جب تمہارے ہاں تمہاری مجلس شوریٰ نے اسے اپنا امیر تسلیم کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی تو کیا ایک غیر احمدی کو پریزیڈنشپ دی تھی۔ تف ہے اس دل آزاری اور بیہودہ نگاری پر۔ کہ اپنی مسلمہ باتوں کا بھی پاس نہیں ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اعجاز کی ہتک

پیغام نے عقائد محمودیہ سے بیزاری کے اعلان کے ماتحت چند نام دو تین اشاعتوں میں درج کئے۔ جب سے یہ فتنہ اُٹھا ہے اسوقت سے لیکر اب تک بمشکل بیس اکیس (۲۰، ۲۱) نام بنے اور انکی بھی جو حقیقت ہے اسکے اختیار سے وہ کان کتر یکن ہیں تاہم یہاں یہ بحث نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس گستاخی اور بے ادبی کیطرف توجہ دلاتا ہوں جو ان نااہلوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کی۔ چونکہ ذخیرہ ختم ہو گیا اس لئے محرر پیغام لکھتا ہے کہ اب تو یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا منظر پیش نظر ہے اس لئے گنتی کو چھوڑا جاتا ہے گویا ان کے نزدیک سیّد المرسلین کے ہم عقیدہ بھی جب بیس اکیس (۲۰، ۲۱) سے بڑھ گئے تھے تو یدخلون فی دین اللہ افواجاً کی آیت نازل ہو گئی تھی۔ ایک عیسائی ایک آریہ اس سے بڑھ کر آنحضرت صلعم پر کیا اعتراض کر سکتا ہے جو اس نادان نے اپنے امیر کی جھوٹی مشیخت جتانے کے لئے لکھ دیا ہے

افسوس یہ دراصل سزا ہے اس کلمہ کی جو خواجہ جی نے ہمارے ترجمۃ القرآن کے بارے میں غلط لکھ دیا ہے کہ اسمیں سراسر ختم نبوت کی ہتک ہے۔ مولانا نور الدین فرمایا کرتے تھے کہ جو کسی کو جھوٹا الزام دیتا ہے مرتا نہیں جبتک اس میں خود گرفتار نہ ہو لے ❊

دعوت الی الخیر

لنڈن میں تبلیغ احمدیت

مکتوب قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی

ایک اور لیڈی احمدی مسلمان

الحمدللہ کہ اس ہفتہ ایک اور لیڈی احمدی مسلمان ہوئی ہے اس سے گذشتہ جون ۱۵ء سے خط وکتابت ہو رہی تھی۔ ایک خط میں اس نے ظاہر کر دیا تھا کہ میں نے مسلمان ہونے کا ارادہ کر لیا ہے۔ پچھلی دفعہ ملاقات پر اس کو حضرت صاحب کے متعلق مفصل طور پر سمجھایا گیا تھا جس کا ذکر میں نے اپنی گذشتہ رپورٹ میں کیا تھا۔ شرائط بیعت وغیرہ بھی بتا دیے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس ہفتہ اس نے فارم بیعت پُر کر کے بھیجدی ہے۔ جو ارسال خدمت عالی ہے اس کے ساتھ ایک اور بیعت کا فارم ہے جس کی فارم سابقہ جہاز کے ڈوب جانے کی وجہ سے حضور کو نہیں پہنچی۔ اس لئے دوبارہ لیکر ارسال خدمت کی جاتی ہے ؀

برادر شبیر کوریو

برادر شبیر کوریو معہ اپنے بڑے لڑکے کے ہفتہ کے روز ملاقات کے لئے آئے عرصہ سے ہم دونوکم فرصتی کی وجہ سے انکو مل نہیں سکتے تھے۔ دو دفعہ انہوں نے ملاقات کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر بعض روکاوٹوں کی وجہ سے ملتوی ہوتا رہا۔ آخر وہ خود اپنے کام کو چھوڑ کر دور سے چودہری صاحب کی عیادت کے لیے آئے۔ تین چار گھنٹے ہمارے ساتھ رہے۔ اسلام کے متعلق مختلف حالتوں میں ذکر ہوتا رہا۔ بہت ہی مخلص معلوم ہوتے ہیں۔ حضور کی خدمت میں خط لکھنے کا ارادہ ظاہر کرتے تھے۔ غالباً اسی خط کے ساتھ ہی وہ بھی پہنچا ہوگا ؀

دوسری ملاقات مسٹر ہنس سے ہوئی اسے چودہری صاحب نے سمجھایا کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کے کیا کیا صفات بیان کئے گئے ہیں اس کا یہ اعتراض تھا کہ اگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے تو یہ جنگیں اور تباہیاں کیوں آ رہی ہیں سب کو بند کیوں نہیں کر دیتا۔ اس اعتراض کا اس کو پورے طور سے جواب دیا گیا۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح پر گفتگو ہوتی رہی ایک پارہ قرآن شریف کی خریدنے کا وعدہ کرتا ہے ؀

خط وکتابت

خط وکتابت بدستور ہوتی رہی۔ ایک تھیوسوفسٹ سے عرصہ سے خط وکتابت ہو رہی ہے مسئلہ تناسخ پر بڑا زور دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی سب تعلیموں کا راز مخفی ہے۔ جو ہم کو معلوم ہوا ہے۔ آپ کے نبی کریم (صلعم) کو اس کا علم تو تھا مگر اس واسطے لوگوں کو نہیں سمجھاتے تھے کہ وہ ابھی اس کے قابل نہ تھے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ننھے بچے کو دوڑانا سکھایا جائے۔ ان کا خیال تھا کہ جب ترقی کرینگے خودبخود ان کو یہ معلوم ہو جاویگا چنانچہ اب زمانہ ہے یہ ہم کو معلوم ہو گیا اس کو بوضاحت لکھا گیا کہ یہ عقیدہ نئی نہیں بلکہ بہت پرانی ہے۔ پرانے مصری۔ یونانی اور ہندو اس کو مانتے تھے۔ مصر اور یونان میں تغیرات کی وجہ سے اس کا نام ونشان مٹ گیا۔ مگر ہندوستان ایک حصہ تک غیر تاثیرات سے محفوظ رہنے کی وجہ سے ابھی تک اس کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ پھر یہ بھی کہا کہ یہ مسئلہ واقعی قدیم لوگوں کے کم تربیت یافتہ عقلوں کے مطابق ہوگا۔ کیونکہ ان کے دماغ اس قدر ترقی یافتہ نہ تھے کہ آئندہ زندگی جس کو وہ ضرور تا مانتے تھے کسی اور طرح سمجھ سکتے۔ اس کے سمجھنے کے لیے انہوں نے یہ بھی خیال کر لیا کہ ہم ہی دوسری زندگی میں مختلف جانور بن جاتے ہیں۔ ابھی اس کا جواب نہیں آیا ؀

ایک طالب حق جو اسلام سے قریب ہے

اسی طرح سے چھوٹے چھوٹے خطوط کئی تلاشیان حق کو لکھے گئے سو تھسی میں مسٹر الیون بہت قریب آ رہا ہے۔ اس کے خط سے اقتباس ارسال خدمت ہے "آپ کے مکتوب کا بہت بہت شکریہ ہے یہ میری روحانی تقویت کا موجب ہوا۔ میں اپنے اندر ایک نئی روح زندگی کی محسوس کر رہا ہوں" اس کو بعض ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ لکھتا ہے کہ میں انکو ابھی تک تقسیم کرتا جاتا ہوں اس کا اثر لوگوں پر بہت اچھا ہوا ہے۔ لوگ اس کی نقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ؀

میرے ساتھ چودہری صاحب کے بعد خط وکتابت جاری رکھنے کی خواہش ہے حضور دعا فرماویں اللہ تعالیٰ نے اس کو نور ایمان بخشے اور راہ راست پر لا دے ؀

احمدیہ لٹریچر کا اثر ایک اور لیڈی پر

ایک لیڈی ۱/۱۱ کے خط کے ساتھ جو لٹریچر اس کو بھیجا جاتا ہے اس کے شکریہ میں لکھتی ہے کہ مجھے ان مضامین سے بڑی دلچسپی ہے۔ اور قدر کی نگاہ سے ان کو دیکھتی ہوں۔ یہ ایسے زبردست ہیں کہ قریباً قریباً مجھے ماننے کے درجہ پر پہنچا دیتے ہیں ؀

ایک احمدی لیڈی جس کا نام جمیلہ ہے

مس انفرج (جمیلہ) کا خط اس نے بیعت کے فارم کے ساتھ بھیجا ہے حضور کی خدمت میں بغرض ملاحظہ ارسال ہے ؀

ایک لیکچر کی تیاری

خاکسار کو ۱۶ جنوری کو لیکچر دینے کے لئے اول مرتبہ جانا ہے مضمون لکھا گیا ہے۔ "اسلام جو ایک مسلم پیش کرتا ہے" ایک گھنٹہ کا ہے۔ اس کے بعد سوال وجواب ہوں گے ؀

کاغذ کی گرانی

ناظرین الفضل سے یہ امر مخفی نہ ہے کہ یہ کاغذ جس پر اب الفضل چھپتے ہیں۔ بہ نسبت سابق دگنی قیمت پر خرید اگیا ہے۔ گویا چالیس روپے ماہوار کا خرچ مزید کارخانہ الفضل پر پڑ گیا ہے۔ اور خریداروں کی تعداد اس قدر ہے کہ اگر وہ سب پیشگی قیمت ادا کرا دیں تو بھی دو ہزار یا کم از کم ڈیڑھ ہزار روپے سالانہ مالکان الفضل کو گرہ سے دینا پڑتا ہے۔ ان حالات میں آپ خود ہی خیال فرما دیں کہ نئے خریدار مہیا کرنے کی قدر اشد ضرورت ہے ؀

(ایڈیٹر)

لنڈن کی دوسری چٹھی

محررہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۶ء

ان خطوط میں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ وہ اپنے مطاع کے حضور پرائیویٹ طور لکھنے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں کسی قسم کے تصنع یا مبالغہ سے قطعاً کام نہیں لیا جاتا۔ اگر یہی باتیں مضمون کے طور پر خواجی طرز میں لکھی جائیں۔ تو کچھ اور ہی رنگ ہو جائے مگر ہمیں جھوٹ اور مبالغہ سے قطعی نفرت ہے کیونکہ ہم نے غیروں سے چندہ نہیں لینا۔ ہمارے مبلغین کا اجر تو اللہ پر ہے اور وہ سمیع وعلیم ہے۔ (ایڈیٹر)

لیکچر کامیابی سے ہوا

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے خادم کا پہلا لیکچر جو ۱۶ جنوری ۱۹۱۶ء کو حضور کے تھیوسوفیکل لاج میں قرار پایا ہوا تھا۔ کامیابی سے ختم ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ حضور کی دعاؤں کی برکات کا نتیجہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ حضور کی خلافت کے برکات میں سے ایک نمونہ ہے۔ کہ حضور کے فیض سے خاکسار اس خدمت کا موقعہ حاصل کرنے کے قابل ہوا ہے (علیم زد فزد)۔ مضمون کا عنوان "اسلام جو ایک مسلم پیش کرتا ہے" تھا۔ یہ مضمون جو تین پاؤ گھنٹہ میں وقت معینہ کے اندر پڑھا گیا۔ تعداد سامعین ساٹھ ستر کے قریب تھی جسے وہاں کا لائبریرین موسم کے لحاظ سے بہت زیادہ سمجھتا تھا۔

ٹھیک ساڑھے تین بجے خاکسار نے مضمون شروع کیا۔ اور سوا چار بجے ختم کیا۔ سامعین توجہ سے اور دلچسپی سے سنتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اخیر پر پریذیڈنٹ صاحب نے سوالات کرنے اور جوابات دینے کے لئے آدھ گھنٹہ کا وقت دیا۔ اور سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اسلام کا بہترین نمونہ مسیح موعود احمدؐ قادیانی ہیں

ایک صاحب نے یہ دریافت کیا کہ جو باتیں پیش کی گئی ہیں وہ حقیقی اسلام ہے۔ جو عملی رنگ میں لایا جا سکتا ہے یا جیسے کہ کرسچنٹی کے دو پہلوؤں کی طرح تھیوڈیکل کرسچنٹی اور پریکٹیکل کرسچنٹی مختلف ہے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو میں نے پیش کیا۔ اس کے عملی ثبوت کے لئے میں نے حضرت احمدؐ قادیانی کا ذکر کیا ہے جس نے آلہی احکام کی متابعت سے اور اپنی رضا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوڑ کر جو اسلام کی اصل غرض ہے۔ اعلیٰ درجہ کا روحانی درجہ پایا جو انسان اللہ تعالیٰ کے قرب میں حاصل کر سکتا ہے اس نے اپنے نمونہ سے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ بند نہیں حقیقی اسلام پر چلکر انسان قرب آلہی حاصل کر سکتا ہے۔ پھر وہ ایسا پیارا ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کا منہ ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ اس کا کان اور آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اسی ضمن میں میں نے یہ بھی کہدیا کہ اس زمانہ کا وہ موعود ہے جس کے مسلمان ہندو اور عیسائی انتظار کر رہے تھے۔ اپنے دعوے کے اثبات میں اس نے آسمانی نشان دکھائے وغیرہ

اسلام میں عورتوں کے حقوق

پھر ایک عورت نے سوال کیا کہ اس کا نام پورا پتہ وغیرہ بتاؤ۔ اس کو پورا پتہ بتایا گیا۔ پھر ایک لیڈی نے سوال کیا کہ کیا یہ ٹھیک ہے کہ اسلام میں عورت کی روح نہیں میں نے جواب میں کہا کہ یہ بالکل غلط ہے۔ اسلام میں مرد اور عورت اپنے عملوں کے لحاظ سے ایک طرح کے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی اپنی نیکی کا بدلہ ملنے کا وعدہ ہے اور برابر اجر ملتا ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔ روحانی رنگ میں وہ ایسی ترقی کر سکتی ہیں جیسے کہ مرد۔ قرآن کریم میں ایک آیت یہ ہے۔ ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات .....

اس کا ترجمہ انگریزی میں کر کے بتایا۔ کہ عورتوں کے ساتھ کوئی کمی نہیں۔ پھر اسلام میں ان کے لئے مختلف حقوق مقرر کئے ہیں۔ مثلاً وہ جائیداد کی وارث ہوتی ہیں جیسے مرد وارث ہوتے ہیں۔ ان کے ورثہ کے حقوق ہیں۔ وہ اپنے مال اور جائیداد کی خود مالک ہیں۔ اس کے انتظام اور خرچ کا ان کو خود اختیار ہے۔ اسی طرح سے ان کے سوشل حقوق ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم ان کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہم ان کی عزت صرف بیوی کے لحاظ سے نہیں کرتے بلکہ بلحاظ ماں کے بہن کے۔ پھوپھی اور خالہ وغیرہ کے لحاظ سے بھی کرتے ہیں۔ یہاں میں نے ایک واقعہ بیان کیا۔ جو مجھے چند ہفتے ہوئے سننے میں آیا۔ ہماری خادمہ کی ماں نمونیہ سے سخت بیمار ہو گئی۔ حالت خطرناک ہو گئی۔ اس کے بھائی کو جو فرانس کے میدان میں خبر پہنچی چھٹی کے لئے درخواست دی منظور نہ ہوئی۔ اور کہا گیا۔ کہ اگر تمہاری بیوی ہوتی تب چھٹی مل سکتی۔ مگر ماں کی وجہ سے چھٹی کی کوئی ایسی ضرورت نہیں۔ پھر میں نے قرآن کریم میں سے ماں کی فرماں برداری اور اس کے ساتھ وفاداری کا حکم سنایا۔

تثلیث کا مسئلہ صحیح نہیں

ایک شخص نے سوال کیا کہ عیسائی مشنریوں کی بابت تمہارا کیا خیال ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں عیسائیت کس طرح سے پیش کرتے ہیں۔ اور عیسائیت کیا خیال ہے۔ میں نے کہا تثلیث جیسا مسئلہ جسکو ہرگز سمجھ نہیں سکتے پیش کرتے ہیں۔ کہ ایک تین میں اور تین ایک (اس پر قہقہہ پڑا) اگر مانا جاوے کہ خدا کے صرف تین اظہار ہیں۔ (جو بذات خود کامل خدا ہیں۔) تو مسیح علیہ السلام کہتے ہیں کہ میرا باپ مجھ سے بڑھکر ہے۔ اس سے معلوم

ہوا کہ حضرت مسیحؑ باپ کے ساتھ برابر نہیں۔ پس تثلیث کا ایک اظہار کامل نہ ہوا۔ ہمارے نزدیک وہ خدا کے رسول تھے دوسرے نبیوں کی طرح اس کے فرمان بردار تھے۔ اسی فرمانبرداری کی وجہ سے ابن کہلائے جیسے اور پاک اور مقدس لوگ انجیل میں خدا کے بیٹے کہے گئے ہیں۔ جیسے میں نے بیان کیا ہے کہ الٰہی احکام کی متابعت سے انسان اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ جوارح اللہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے حضرت مسیح علیہ السلام بھی تھے۔ اس کے علاوہ ان کا اسلام کے اصول کو غلط طور سے پیش کرنا صرف انہی کے حصہ میں ہے۔ اسلام کے متعلق یہی سوال جو اس لیڈی صاحبہ نے کیا ہے کہ عورت میں روح نہیں۔ جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مسلمانوں نے اس بات کو یہاں مشہور نہیں کیا۔ صرف عیسائی مشنریوں کی مہربانی ہے کہ اسلام کے متعلق ایسے افترا گھڑتے ہیں۔

اسلام کی تعلیم مطابق عقل و مشاہدہ و تجربہ ہے

پھر ایک عورت نے سوال کیا کہ اسلام کی تعلیم فلاسفی اور سائنٹفک طور سے بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ کھڑے ہو کر میں نے یہ کہا کہ اسلامی اصول سارے کے سارے سائنٹفک ہیں۔ کوئی غیر نہیں۔ آپ کسی اصول کے غیر سائنٹفک ہونیکا اعتراض کریں پھر میں جواب دونگا۔ اس نے کہا میں اعتراض نہیں کرتی۔ غرض اس طرح سے عرصہ تک سوال و جواب ہوتے رہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں جواب دیتا رہا۔

پریذیڈنشل ریمارکس

اخیر میں پریذیڈنٹ صاحب نے کہا کہ مضمون بہت ہی انٹرسٹنگ (دلچسپ) ہے۔ اسلام واقعی قابل مطالعہ ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ سلطنت برطانیہ میں دس کروڑ کے قریب مسلمان بستے ہیں اس قدر اشخاص کے ساتھ رابطہ اتحاد وغیرہ کا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے مذہب کا علم ہو مگر اصل بات یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے مذہب پر قائم رہے اور عمل کرے یہی ہمارا اصول ہے۔ اس نے ریمارکس میں اثر کو باطل کرنا چاہا۔

چائے پر مزید سوالات

پھر اعلان کیا کہ یہاں چائے ہو گی جس شخص نے مزید گفتگو کرنی ہو۔ وہ شریک ہو جائے اور چائے کے ساتھ میں گفتگو ہونی چاہیئے۔ جب لوگ اٹھ بیٹھے۔ تو میں نے سیکرٹری صاحب کی اجازت سے چودھری صاحب والا رسالہ "ایمان سے عرفان" مفت تقسیم کرنا چاہا۔ اس نے اجازت دیدی۔ اور ایک شخص نے تیس چالیس کے قریب تقسیم کر دیئے گئے۔

کئی آدمی میرے قریب آگئے۔ میں نے ان سے اسلام کی تحقیقات کرنے کے لئے کتاب اسلام کی فلاسفی پڑھنے کے لئے کہا۔ اور بتایا کہ یہ حضرت احمد نے لکھی ہے اس میں پانچ عظیم الشان سوالوں کا جواب قرآن شریف سے دیا گیا ہے۔ میرے پاس تین کتابیں تھیں۔ تینوں ہی بک گئیں۔ الحمد للہ۔ امید ہے وہ ضرور پڑھینگے

چائے پر بھی چھوٹے چھوٹے سوالات ہوتے رہے مثلاً بہشت اور دوزخ کے متعلق مسلمان کیا عقیدہ رکھتے ہیں محمڈن ازم اور اسلام ایک ہے یا مختلف۔ ایک نے کہا کہ جو تم نے پیش کیا ہے وہ محمڈن ازم تو نہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم "ظالم" تھے استغفر اللہ نعوذ باللہ۔ میں نے کہا کہ ان کی نسبت قرآن شریف میں رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔ اور ہسٹری اس بات کی گواہ ہے۔ آپ کی بات کی کوئی دلیل نہیں۔

پھر تھیوسوفی کے اصولوں کے متعلق گفتگو ہوتی ہے ایک نے کہا کہ تھیوسوفی کے بھی یہی اصول ہیں تناسخ کے مسئلہ پر بڑا زور دیتے ہیں۔ اندھا کیوں پیدا ہوتا ہے ایسی باتیں پیش کر کے خدا تعالیٰ کو بے انصافی کے الزام سے بچانے کے لئے یہ مسئلہ بنا لیا ہے کہ اس نے پہلے کوئی گناہ کیا جس کے بدلہ اس کو یہ سزا دی گئی۔ اگر کوئی زبردست مضمون اس مسئلہ پر حضور کیطرف سے ٹریکٹ کی صورت شائع ہو تو یہاں کی سوسائٹی میں تقسیم کیا جاوے انشاء اللہ بہت مفید ہو گا۔

ایک بڑھیا عورت میرے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں بڑی خوش ہوئی یہ سنکر کہ اسلام نے ماں کی عزت کا حکم دیا ہے۔ پھر اپنا قصہ وغیرہ بتایا۔

آخر چھ بجے کے قریب وہاں سے میں رخصت ہوا الحمد للہ

ہمارے مبلغ خادم فضل عمر کی کامیابی

کل اتوار کو ہمارے لیکچر تھا۔ الحمد للہ کہ کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا لیکچر گاہ وہی منڈوہ تھا جس میں حضرت مسیح موعود کی بھی تقریر ہوئی تھی اور جس میں لوگوں نے آنحضور پر اینٹیں اور پتھر پھینکے تھے جب میں سٹیج پر جا بیٹھا اور مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود بھی اسی سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تھے اور آپ کو اسی جگہ پر اینٹیں اور پتھر مارے گئے تو میں نے بتانے والے بھائی صاحب سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت صاحب کس جگہ کھڑے ہوئے تھے تا کہ میں بھی اسی جگہ پر کھڑا ہوؤں اور اگر مجھ پر بھی اینٹیں اور پتھر پڑیں تو میں بھی حضور کے جگہ پر کھڑے ہو کر اس سنت کو پورا کرتا ہوا ایمانی ذوق سے محظوظ ہوؤں۔ اس وقت مجھ پر رقت کا عالم طاری ہو گیا جس میں حضرت مسیح موعود پر درود پڑھا اور آپ کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کی اور مولا کریم کی جناب میں عرض کی کہ میرے مولا اس مشت خاک پر رحم فرما اور اس قابل بنا کہ میں تیرے پیارے اور مقدس مسیح کے مقاصد کی پیروی میں اس سٹیج پر تقریر کر سکوں جس سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہو اور تو وہ مولیٰ ہے کہ جس نے موسیٰ نبی کی لاٹھی سے ایک بہت بڑا کام اعجازی صورت میں لے لیا تھا تو میں ابن آدم ہوں اس وقت مجھ سے بھی اس لاٹھی کی طرح خدمت لے لے۔ اس کے بعد تقریر کا وقت ہو گیا حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ تقریر شروع کی گئی۔ خدا کا فضل ہوا کہ ہر پہلو سے سلسلہ کی تبلیغ کے کام کو خدا تعالیٰ نے خوبی کے ساتھ انجام دہی فرمائی۔ سب شہر میں اسی تقریر سے ایک شور مچ گیا ہے سب غیر احمدی بھی حیران ہیں کہ اس بے دھڑکے کے ساتھ اس طرح کھلے لفظوں میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ اس شہر میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی پھر طرفہ یہ کہ خدا کے فضل

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں منسوخ نہیں

گوجرانوالہ سے ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا۔ کہ آپ برائے مہربانی یہ بتائیں کہ آیا مسیح موعود کی تحریریں صرف مسئلہ نبوت کے متعلق سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی منسوخ ہیں۔ یا تمام کتابیں۔ اگر منسوخ ہیں۔ تو کس نے کیں۔ اور کیوں۔ اور اگر حضرت صاحب ہی نے منسوخ کی ہیں۔ تو حوالہ دیجئے۔ کہ کس جگہ انہوں نے عقیدہ کو بدلا ہے۔ اگر بعد میں منسوخ ہوئیں۔ تو کس نے کیں۔ اور کیوں۔ غرض یہ عرض ہے۔ کہ آپ اپنے عقیدہ سے بھی مطلع کریں۔ تاکہ بندہ کے لئے ہدایت کا موجب ہو:

اس کے جواب میں حضور نے لکھایا۔ کہ حضرت صاحب کی تحریروں کو کوئی منسوخ نہیں کر سکتا۔ اور نہ منسوخ سمجھ سکتا ہے۔ سوائے ان کے جنہیں خود حضرت مسیح موعودؑ نے منسوخ کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقت الوحی صفحہ ۱۴۹ میں لکھا ہے "اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا ... مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی ..." پس آپ کی کسی کتاب میں جو سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی ہو۔ اگر کوئی تحریر ایسی ہے جس میں یہ لکھا ہو کہ آپ غیر نبی ہیں۔ تو اتنا حصہ خود حقیقت الوحی کے فیصلہ کے مطابق منسوخ سمجھا جائیگا۔ باقی نہیں۔ میرا عقیدہ ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور یہ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی معہود تھے۔ اور نبوۃ کا جو انہوں نے دعویٰ کیا تھا وہ درست اور صحیح تھا۔ وہ غیر نبی نہ تھے۔ بلکہ نبی تھے اور نبی کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی تھے اور ان کی نبوۃ ظلی اور بروزی نبوۃ تھی جس کے یہ معنی نہیں کہ آپ نبی نہ تھے۔ بلکہ صرف یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کو نبوۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ملی:

* [illegible] کی طرح جو میرے [illegible] ان نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا:

اَنْتَ الخبیثات للخبیثین کے معنی

ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دریافت کیا۔ کہ شیعہ صاحبان ایک سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف میں ہے۔ کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے واسطے ہیں اور خبیث مرد واسطے خبیث عورتوں کے ہیں۔ تو اس صورت میں لوط علیہ السلام کی بیوی اور نوح علیہ السلام کی بیوی کا جو قرآن میں ذکر ہے۔ اس کا کیا جواب ہے اور فرعون کی بیوی جو نیکوکار تھی۔ اس کے متعلق کیا کہا جائیگا

حضور نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے یہ الفاظ تحریر فرمائے۔ کہ "میں تو اس کے یہ معنی کرتا ہوں۔ کہ خبیث باتیں خبیث لوگوں کے حق میں کہی جانے کے لائق ہیں۔ اور خبیث لوگ ہی خبیث کلمات کے مستحق ہیں"

خواجہ کی ناکامی

امرتسر میں اب شور تو پڑ گیا ہے خواجہ کے لیکچر ہوئے جس پر علماء مخالفین نے اسے خط لکھا کہ تمنے اسلام کے خلاف لیکچر دیئے ہیں۔ جن سے آنحضرتؐ کی ہتک کی ہے آؤ ہمارے ساتھ مناظرہ کر لو۔ (معزز ناظرین الفضل اس شخص نے ہم پر الزام لگایا تھا۔ کہ آنحضرتؐ کی ہتک کرتے ہیں باوجود مسیح موعودؑ کا درجہ گھٹانیکے پھر بھی لوگوں نے اسے الزام دیا۔ یہ ہے حبط الاعمال) اس پر خواجہ نے ایک اور لیکچر دیا۔ کہ مرزا صاحب سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ مجدد کی طرح صرف مجدد تھے آپ کو نبی کہنا آنحضرت کی ہتک اور خاتم النبیین کی عظمت شان کے خلاف ہے۔ اسی طرح بہت سے بکواس کئے۔ پھر اس کی تردید میں علماء مخالفین کا آج جمعہ کے روز جلسہ تھا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تصانیف کے حوالوں سے حضور کی نبوت کو پیش کر کے حاضرین کو آگاہ کیا کہ خواجہ نؤمن ببعض ونکفر ببعض کے مطابق نہ ادھر کا ہے نہ ادھر کا۔ وہ مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب نے جا بجا نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ بہت سی عبارتیں پڑھکر آپکی نبوت کا ثبوت پیش کیا۔ اور خواجہ کو دجال اور جھوٹا ثابت کیا:

جلسہ دہلی کی کیفیت نمبر ۲

کل ہفتہ کی کارروائی بھی الحمدللہ خوبی سے ختم ہوئی نماز عصر کے بعد میر قاسم علی صاحب کا لیکچر وفات مسیح پر ہوا۔ جو شام تک ہوتا رہا۔ اخیر میں طالب علموں نے شور ڈالا وہ اس بات پر کہ میر صاحب نے مولوی بشیر بھوپالوی کا ایک حوالہ پیش کیا تھا۔ اور کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن جریر سے لی ہے۔ اس پر طالب علموں نے شور ڈالدیا کہ ابن جریر سے نکالکر دکھلاؤ۔ ہر چند انکو کہا گیا کہ مولوی بشیر کی کتاب لاؤ اس میں دکھلایا جاویگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے۔ زور سے اعلان کردیا گیا۔ کہ ابن جریر لاؤ ہم نکال کر دکھا دینگے۔ شام کے بعد چوہدری صاحب کا لیکچر ہوا اور خدا کے فضل سے بہت ہی عمدہ پیرایہ میں معنی خیز اور موثر لیکچر تھا۔ اختتام پر ایک مسلمان نوجوان نے بھی یہ سوال پیش کیا۔ کہ بیشک یہ بات خوب وضاحت سے بیان کردی گئی ہے کہ انسان کو الہامی مذہب کی ضرورت ہے۔ مگر ہم جب تاریخ پڑھتے ہیں تو معاملہ اس کے برعکس ہے۔ کیونکہ بہت سی قومیں ایسی ہیں جو کہ نہایت گری ہوئی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے ان کو کبھی الہام کے پانی سے سیراب نہیں کیا۔ اس کا جواب چوہدری صاحب نے بہت تسلی بخش دیدیا۔ الحمدللہ علی ذلک۔ اس کے بعد پھر میر صاحب کی بقیہ تقریر شروع ہوئی جس میں وفات مسیح کو وضاحت سے بیان کیا گیا ختم ہونے کے بعد علماء کو سوالوں کا موقع دیا گیا۔ جس پر تین آدمیوں نے اعتراض کئے جن کا جواب میر محمد اسحاق صاحب نے بہت عمدگی سے دیا ان لیکچروں کے اثر کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ رات کے بارہ بجے تک یہ جلسہ ہوتا رہا۔ اور لوگ بیٹھکر سنتے رہے حاضرین کی تعداد کل سے زیادہ تھی۔ گو انگریزی کے وقت کم ہو گئی۔ اور طبعاً ایسا ہی ہوتا تھا۔ مگر الحمدللہ کہ بہت کامیابی کے ساتھ کل کے لیکچر بھی ختم ہو گئے:

شہر میں ان سے ایک شور پڑ گیا ہے چنانچہ آج غیر احمدیوں کا ایک جلسہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس کے لئے کل ایک اشتہار شائع کر دیا تھا پہلے تو انہوں نے اشتہار لوگوں کو دے کر لئے دیئے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ نہیں رکے تو آج

نمبر ۳

اتوار ۵ مارچ ۱۹۱۶ء کو پہلے حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر ختم نبوت پر ہوا جو تقریباً ایک گھنٹہ تک ہوا۔ اس کا اثر اچھا تھا۔ اس کے بعد شیخ عبدالخالق صاحب نومسلم نے عیسائیت کے متعلق تقریر کی۔ پھر چوہدری ابوالہاشم صاحب نے اپنا انگریزی لیکچر سنایا۔ جو بہت سی مفید معلومات کو اپنے اندر لئے ہُوئے تھا۔ پھر بعد از نماز عصر میر قاسم علی صاحب کا لیکچر تناسخ پر ڈیڑھ گھنٹہ ہوا لیکچر ختم نہ ہوا اس لئے دوسرے وقت پر ملتوی کیا گیا۔ پھر حضرت خلیفہ ثانی کا مضمون اسلام اور دیگر مذاہب پر سنایا گیا۔ پہلے میر محمد اسحاق صاحب نے ایک حصہ سنایا۔ پھر شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے اتنے میں نماز مغرب کا وقت آگیا اس لئے باقی حصہ مغرب کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب نے سنایا اس کے بعد مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر اسلام اور عیسائیت پر ہوا جس کے درمیان میں سلسلہ کی تبلیغ بھی کی گئی ہے سامعین کی تعداد معقول تھی بہت اچھا اثر ہوا۔

سوموار ۶ مارچ کو بعد از نماز عصر پہلے میر قاسم علی صاحب نے تناسخ پر اپنا بقیہ لیکچر ختم کیا جس کا اثر بہت قوی تھا۔ آریوں نے اس کے بعد سوالات نہیں کئے بلکہ بذریعہ چٹھی مباحثہ کا چیلنج دیا۔ پھر میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل نے اپنا پرزور لیکچر صداقت مسیح موعود پر اردو میں دیا۔ جو مغرب کی نماز تک ختم نہ ہوا۔ اس لئے بقیہ حصہ مغرب کی نماز کے بعد پورا کیا گیا۔ اور سوالات کے جواب بھی دیئے گئے چونکہ دو تقریریں ابھی باقی تھیں اس لئے جلسہ کا ایک دن اور بڑھایا گیا اور ۷ مارچ کو بھی جلسہ قرار پایا۔

منگل ۷ مارچ مفتی محمد صادق صاحب نے اسلام اور عیسائیت پر تقریر کی اس تقریر میں احمد مسیح مشہور نابینا مشنری بھی آیا اور کہا کہ ہم (یعنی میں اور میرے ساتھ کے مسیحیان) اسلام اس صورت میں بیٹھیں گے کہ مجھے وقت دیا جائے۔ اور مجھے دس منٹ وقت منظور نہیں۔ ہماری طرف سے پورا ایک گھنٹہ انہیں دیا گیا۔ کہ دل کھول کر اعتراض کرینا۔ ابھی مفتی صاحب تقریر کر رہے تھے کہ احمد مسیح چلا گیا اور لوگ مباحثہ لگے کہنے یہ سچ ہے کہ احمدیوں کے سامنے پادری نہیں ٹھہر سکتا۔ اور لطف یہ کہ احمد مسیح یہ بھی شکایت نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی سخت لفظ کہا گیا کیونکہ تقریر نہایت متین تھی۔ لیکچر کے ختم ہونے پر اعلان کیا گیا کہ پادری صاحب تو چلے گئے اگر کوئی ان کا ہم خیال یا رفیق اعتراض کرنا چاہتا ہے تو کرے۔ کوئی نہ بولا۔ پھر مولوی محمد الدین صاحب بی اے کا انگریزی لیکچر ہوا۔ اس پر اجلاس ختم ہوا۔

یہ رپورٹ مختلف خطوط و بیانات کی بنا پر تیار کی گئی ہے۔

آخری چٹھی جو دہلی سے وصول ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں اس امر کی جلسہ چار دن تک بخوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام پا گیا۔ اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے ان تمام جلسوں میں ہماری حامی و تائید کی ہے۔ میں آپکو پھر مبارکباد دیتا ہوں کہ آپکا منشا اور خواہش خدا تعالی نے بہت عمدگی سے پوری کی ہے دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا ہے تمام مذاہب میں ہل چل پڑ گئی ہے علماء گھبرائے ہوئے ہیں اور لوگوں کی طرف سے اس امر کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ مباحثہ کرا دیا جائے چنانچہ آریہ سماج کی طرف سے تو آج چیلنج آگیا ہے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے بھی ایک آدمی آج آیا ہے اور کہہ گیا ہے کہ کل تمام علماء اور رؤسا کی طرف سے آپکو چیلنج دیا جائیگا اور بڑے عظیم الشان مکان میں جلسہ کرایا جاویگا۔

غیر احمدی علماء کی مجلس بھی آج ہوئی تھی اور اس میں یہ قرار پایا کہ مباحثہ کیا جاوے۔

کل ۶ مارچ اور پرسوں ۵ مارچ کے لیکچر خوب اچھی طرح کامیابی کے ساتھ ہوگئے صرف چوہدری ابوالہاشم صاحب کے لیکچر میں حاضرین کی تعداد بالکل تھوڑی تھی۔ اس کی وجہ صرف یہ ہوئی۔ کہ اتوار کی صبح کا وقت تھا۔ اور دیہاتی لوگ صبح کے وقت عام طور پر نہیں آتے مگر شام کو حضور کا لیکچر اردو میں پڑھ کر سنایا گیا ہے۔ اور اچھی طرح ہو گیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ اسی طرح کل کے لیکچر بھی کامیابی سے ہوئے خصوصاً میر محمد اسحاق صاحب کا لیکچر قابل ذکر ہے۔ جو حضرت صاحب کی صداقت کے متعلق تھا۔ لوگ اس مضمون کے سننے کے لئے خصوصیت سے مشتاق تھے اس لئے حاضرین کی تعداد بھی کافی تھی اور لوگوں نے سنا بھی اچھی طرح۔ لیکچر میں حضرت صاحب کے دعوی کو خوب وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے آپکے نبی اور رسول ہونیکو وضاحت سے کھول دیا گیا اس کے ختم ہونے کے بعد لوگوں کی طرف سے اعتراض وغیرہ ہوئے خدا کے فضل و کرم سے ان کے جواب شافی دیئے گئے۔

نوٹس

محمد اکبر صاحب مرحوم ٹھیکہ دار چوب ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور کا سب سے چھوٹا لڑکا آوارہ ہو گیا ہے۔ اس کی والدہ اور اس کے چار بڑے بھائی زندہ موجود ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ اسمعیل کو کوئی شخص ورغلا کر اس کی جائیداد کو تباہ کرنا چاہے۔ جیسے کہ معلوم ہوا ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ کوئی کسی قسم کا سودا وغیرہ نہ کرے۔ اور نہ ہی وہ قابل اعتماد ہوگا۔

محمد ابراہیم ولد محمد اکبر صاحب مرحوم قادیان

ٹرکی اور صلح

لنڈن ۸ مارچ اکسچینج کی ایک تار مظہر ہے کہ ٹرکی کا بہت جلد صلح کر لینا اغلب ہے۔ اس امر کے خلاف جرمنوں کی پیش بندیاں ناکافی ثابت ہوئی ہیں

فہرست وصایا

۱۰۵۲- اسماۃ بی بی رانی زوجہ مولوی محمد الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت ساکن شہر فیروزپور اپنی جائیداد زیور و مکان مالیتی ما ۱۵۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۵۳- محمد اسمٰعیل ولد عمرالدین قوم کمہار ساکن موضع رہانو تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان - اپنے نقد روپیہ الف ۱۰۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۵۴- فضل احمد خان ولد چوہدری چھجو خان صاحب قوم راجپوت ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور حال قادیان اپنی تنخواہ ماہوار عہ ۲۵ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۵۵- کلثوم بیگم اہلیہ چوہدری فضل احمد خان مذکور اپنے زیور و مہر سماۃ ۵۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی

۱۰۵۶- فضل الدین ولد شاہو ینن ساکن سوج بہادر تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی اسسٹنٹ لیبل گورنمنٹ ۲۹ ... خود اپنی جملہ جائیداد ۳۰۰۰ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی

۱۰۵۷- نور محمد ولد محمد بخش قوم ارائیں ساکن محمود پور ڈاکخانہ گوہلا ضلع کرنال اپنے مکان مالیتی یکصد روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۵۸- ارجاں زوجہ نور محمد قوم ارائیں ساکن محمود پور ضلع کرنال ڈاکخانہ گوہلا اپنے زیور مالیتی ۵۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۵۹- جمدان زوجہ محمد اسمٰعیل قوم شیخ ساکن محمود پور ضلع کرنال ڈاکخانہ گوہلا - اپنے زیور مالیتی عہ ۳۲ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی۔

۱۰۶۰- محمد رمضان ولد بوٹا قوم ارائیں ساکن محمود پور ضلع کرنال ڈاکخانہ گوہلا - اپنے مکان سکنی و اراضی زرعی ۶۴ گہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۶۱- محمد حسین ولد کرم دین قوم کشمیری ساکن جنگا بنگیال تحصیل گوجرخان اپنے مکان سکنی و اراضی زرعی ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۶۲- آسیہ بنت سلطان بخش قوم ارائیں ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر اپنے زیور قیمتی ۲۰۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کر کے ایک جوڑی کنگن نقرہ وزنی ۵ تولہ دے دی

۱۰۶۳- بیرے شاہ ولد چراغ شاہ قوم فقیر ساکن بگول تحصیل و ضلع گورداسپور اپنی ششماہی آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی

۱۰۶۴- سلطان بی بی زوجہ حسین بخش قوم جٹ ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور اپنے زیور قیمتی ۲۷ روپے ۸ آنہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۶۵- فتح بی بی زوجہ احمد علی قوم جٹ ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور اپنے زیور نقرہ مالیتی ۱۹ تولہ و لونگ طلائی قیمتی ۹ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛

۱۰۶۶- حافظ محمد عبدالوحید و حافظ محمد عبدالمجید صاحب و حافظ محمد عبدالحمید صاحب برادران ولد منشی کریم بخش صاحب ساکن کمرشل ہاؤس کوہ منصوری اپنی جملہ جائیداد غیر منقولہ واقعہ کوہ منصوری ڈیرہ دون و سہارنپور قیمتی ۹۵۰۰۰ و جائیداد منقولہ اسباب مال وغیرہ ۲۵۰۰۰ روپے کل قیمت ایک لاکھ ۱۰۴۵۰۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی

فہرست نومبائعین

بابت ماہ فروری

نام	مقام
تاجدین	لائلپور
اہلیہ نظام الدین	سیالکوٹ
عاشورہ	کشمیر
فقیر کالس	//
اہلیہ //	//
اہلیہ عظیم	//
عبدالحق	//
سید احمد	ایبٹ آباد
خیرالدین	گورداسپور
نواب علی	گو نیکے
سید رشید احمد	لاہور
صوبہ	سنگرور
اہلیہ //	//
مہتاب الدین	امرتسر
ملک محمد خان	اٹک
ہمشیرہ غلام نبی	//
اہلیہ //	//
مستری عبدالعزیز	بھیرہ
شیر محمد	لدھیانہ
محمد علی	ڈیرہ غازیخان
پیران دتا	لاہور
قادر بخش	سیالکوٹ
دولت خاں	بیٹرہ
والدہ مولوی الہ داد	گورداسپور
اہلیہ // //	//
مسمات دولت	//
برکت بی بی	گورداسپور
محمد اسمٰعیل	//
صاحبزادہ محمد عالم	گوجرانوالہ
خیرالدین	لدھیانہ
اہلیہ کریم اللہ	پٹیالہ
قادر بخش	سیالکوٹ
نور الٰہی	ہوشیارپور
مہر اللہ دتا	سیالکوٹ
مہر فتح دین	//
حکم دین	//
اللہ دتا	//
رحمت	//
جیون	//
چوہدری رحمت خان	//
کھیڑا	//
بیعت خلافت - نبی بخش	//
چوہدری محمد صادق	لائلپور
// پیر احمد	//
// علی احمد	//
// احمد دین	//
اہلیہ چوہدری سردار خان	//
// // الہ داد	//
اللہ دتا	لاہور
چوغط	//

بیعت خلافت

نام	مقام
عبداللہ صاحب	شجاع آباد
اہلیہ امام دین	راولپنڈی
فرزند //	//
اہلیہ حکیم شیر محمد	ہوشیارپور
سید محمد عباس	پٹنہ
بخت نور	اٹک
عبدالرحمٰن	جالندھر
ملک غلام محمد	//
اللہ دتا	لائلپور
حسین بخش	سیالکوٹ
اہلیہ //	//
اللہ دتا	//
محمد اسحاق	ہوشیارپور
ہمشیرہ //	//
حسن محمد	امرتسر
نواب الدین	لائلپور
روشن خان	جھانسی
چوہدری ہدایت خان	سیالکوٹ
محمد عارف	کشمیر
احمد کبیر	//
احمد ٹھوکر	//
احمد بٹ	//
فرزانہ	//
رحم بی	//
عبدالرزاق	//
جمال الدین	//
عبدالرزاق ۲	//
احمد مرزا	//
عبداللہ مرزا	//
عبدالخالق مرزا	//
محمد شعبان	//
احمد ڈار	//
مہرو	//
قمر زمانہ	//
خواجہ محمد رمضان	ملتان

میزان ۸۵

۱۰۶۷- عالم بی بی ... صاحب قوم ... ساکن ... چوہدری ... مکان ... قادیان ... منقولہ و غیر منقولہ واقعہ قادیان مالیتی ۴۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ؛